السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وَاِذْقُلْنَا لِلْمَلٰئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ اَبٰی ۱۱۶

میں استثناء متصل ہے یا کہ منقطع کیا یہ صحیح ہے۔ کہ ابلیس پہلے کثرت سے عبادت کیا کرتا تھا۔ ؟

(اصل میں ایسا ہی ہے۔ (راز1.

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(ملائکہ کے ساتھ ابلیس کو بھی سجدے کا حکم ہوا تھا۔ لقولہ تعالیٰ۔ قُلْنَا لِلْمَلٰئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ لَمْ یَکُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ ۱۱ قَالَ مَا مَنَعَکَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُکَ .... ۱۲) آل عمران

آیت کی تقدیر عبارت یوں ہے۔ قُلْنَا لِلْمَلٰئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ۱۱ اس تقدیر عبارت پر استثناء متصل ہے۔ بہت سے حضرات منقطع بھی کہتے ہیں۔ ہمارے علم میں قرآن وحدیث سے ابلیس کی عبادت کا کوئی ثبوت نہیں کسی عالم سے پوچھیے۔ (اہل حدیث جلد نمبر 40 نمبر 37)

شرفیہ

میں کہتا ہوں بدلیل مَا مَنَعَکَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُکَ .... ۱۲ تقدیر عبارت یہی مناسب ہے۔ سورہ کہف میں ہے۔ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ کَانَ مِنَ الْجِنِّ .... ۵۰ اور صحیح مسلم میں ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلقت الملائکة من نورق خلق الجَانَّ مِن مَّارِجٍ مِّن نَّارٍ (الحدیث مشکواۃ ج2 ص506) یہ اتصال سے مانع ہے۔ ہاں اگر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر کہ ایک قسم ملائکہ کی ایسی ہے۔ جو نور سے مخلوق نہیں۔ اگر رسول اللہ ﷺ سے یہ ثابت ہوجائے تو تخصیص بعض ملائکہ از نار اتصال صحیح ہوسکتا ہے۔ مگر یہ روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اسرائیلی روایات میں سے ہے۔ اور صحیح مسلم کی مرفوع حدیث کے خلاف ہے۔ لہذا استثناء منقطع صحیح معلوم ہوتا ہے اور تقدیر عبارت یہی صحیح ہے جو مولانا نے لکھا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص108

محدث فتویٰ